

فَخَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا بِحَسْرَتِهِ، وَ قَدِمَ عَلَى  
 الْآخِرَةِ بِتَبِعَتِهِ۔  
 اس کا ساتھ نہ دیا ہو۔ لہذا وہ دنیا سے بھی حسرت لئے ہوئے گیا اور  
 آخرت میں بھی اس کی پاداش کا سامنا کیا۔

انسان زندگی بھر تک وہ و دور کرنے کی باوجود دنیا کی تمام کامیابیوں سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ اگر کہیں سعی و طلب کے نتیجے میں کامیاب ہوتا ہے تو اسے  
 بہت سے موقعوں پر ناکامی و نامرادی سے دوچار اور تقدیر کے سامنے درماندہ و سراسیمہ ہو کر اپنے ارادوں سے دستبردار بھی ہونا پڑتا ہے۔  
 اگر غور کیا جائے تو بخوبی اس نتیجے پر پہنچا جاسکتا ہے کہ جب دنیا طلب و کوشش کے باوجود حاصل نہیں ہوتی تو آخری کامرانی بغیر طلب و سعی کے کیونکر  
 حاصل ہو سکتی ہے۔

دنیا طلبیدیم و بہ جایی نرسیدیم یا رب چه شود آخرت نا طلبیدہ

☆☆☆☆☆

(۴۳۱)

رزق دو طرح کا ہوتا ہے: ایک وہ جو خود ڈھونڈتا ہے اور ایک وہ  
 جسے ڈھونڈا جاتا ہے۔ چنانچہ جو دنیا کا طلبگار ہوتا ہے موت اس کو  
 ڈھونڈتی ہے، یہاں تک کہ دنیا سے اسے نکال باہر کرتی ہے، اور جو شخص  
 آخرت کا خواستگار ہوتا ہے دنیا خود اسے تلاش کرتی ہے، یہاں تک کہ  
 وہ اس سے تمام و کمال اپنی روزی حاصل کر لیتا ہے۔

(۴۳۲)

دوستان خدا وہ ہیں کہ جب لوگ دنیا کے ظاہر کو دیکھتے ہیں تو وہ اس  
 کے باطن پر نظر کرتے ہیں، اور جب لوگ اس کی جلد میسر آ جانے والی  
 نعمتوں میں کھوجاتے ہیں تو وہ آخرت میں حاصل ہونے والی چیزوں  
 میں منہمک رہتے ہیں، اور جن چیزوں کے متعلق انہیں یہ کھٹکا تھا کہ وہ  
 انہیں تباہ کریں گی انہیں تباہ کر کے رکھ دیا، اور جن چیزوں کے متعلق  
 انہوں نے جان لیا کہ وہ انہیں چھوڑ دینے والی ہیں انہوں نے خود  
 چھوڑ دیا، اور دوسروں کے دنیا زیادہ سمیٹنے کو کم خیال کیا اور اسے حاصل  
 کرنے کو کھونے کے برابر جانا۔

(۴۳۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الرِّزْقُ رِزْقَانِ: طَالِبٌ وَ مَطْلُوبٌ،  
 فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَهُ الْمَوْتُ  
 حَتَّى يُخْرِجَهُ عَنْهَا، وَ مَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ  
 طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوْفِيَ  
 رِزْقَهُ مِنْهَا۔

(۴۳۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ هُمُ الَّذِينَ نَظَرُوا إِلَى  
 بَاطِنِ الدُّنْيَا إِذَا نَظَرَ النَّاسُ إِلَى  
 ظَاهِرِهَا، وَ اشْتَغَلُوا بِأَجْلِهَا إِذَا  
 اشْتَغَلَ النَّاسُ بِعَاجِلِهَا، فَأَمَّا تُو  
 مِنْهَا مَا حَشُوا أَنْ يُسَيِّتَهُمْ وَ تَرَكُوا  
 مِنْهَا مَا عَلِمُوا أَنَّ سَيِّئُهُمْ،  
 وَ رَأَوْا اسْتِنكَارَ غَيْرِهِمْ مِنْهَا اسْتِقْلَالًا، وَ  
 دَرَكَهُمْ لَهَا فَوْتًا۔

وہ ان چیزوں کے دشمن ہیں جن سے دوسروں کی دوستی ہے اور ان چیزوں کے دوست ہیں جن سے اوروں کو دشمنی ہے۔ ان کے ذریعہ سے قرآن کا علم حاصل ہوا اور قرآن کے ذریعہ سے ان کا علم ہوا، اور ان کے ذریعہ سے کتاب خدا محفوظ اور وہ اس کے ذریعہ سے برقرار رہیں۔ وہ جس چیز کی امید رکھتے ہیں اس سے کسی چیز کو بلند نہیں سمجھتے اور جس چیز سے خائف ہیں اس سے زیادہ کسی شے کو خوفناک نہیں جانتے۔

أَعْدَاءُ مَا سَأَلَ النَّاسُ، وَ سَلَّمَ  
مَا عَادَى النَّاسُ! بِهِمْ عِلْمَ الْكِتَابِ  
وَ بِهِ عُلُومًا وَ بِهِمْ قَامَ الْكِتَابُ وَ  
بِهِ قَامُوا، لَا يَرُونَ مَرْجُؤًا فَوْقَ  
مَا يَرْجُونَ، وَ لَا مَخُوفًا فَوْقَ مَا  
يَخَافُونَ.

(۴۳۳)

(۴۳۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لذتوں کے ختم ہونے اور پاداشوں کے باقی رہنے کو یاد رکھو۔

أذْكُرُوا انْقِطَاعَ اللَّذَاتِ، وَ بَقَاءَ التَّعْبَاتِ.

(۴۳۴)

(۴۳۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

آزماؤ! کہ اس سے نفرت کرو۔

أُحْبِبُ تَقْلِهِ.

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: کچھ لوگوں نے اس فقرے کی جناب رسالت مآب ﷺ سے روایت کی ہے، مگر اس کے کلام امیر المؤمنین علیؑ ہونے کے مؤیدات میں سے ہے وہ جسے ثعلب نے بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن اعرابی نے بیان کیا کہ: مامون نے کہا کہ اگر حضرت علیؑ نے یہ نہ کہا ہوتا کہ «آزماؤ! کہ اس سے نفرت کرو»، تو میں یوں کہتا کہ: دشمنی کرو اس سے تا کہ آزماؤ۔

قَالَ الرَّضِيُّ: وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَرَوِي هَذَا  
لِلرَّسُولِ ﷺ، وَ مِمَّا يُقَوِّي أَنَّهُ مِنْ كَلَامِ أَمِيرِ  
الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا حَكَاهُ ثَعْلَبٌ، قَالَ:  
حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، قَالَ: قَالَ الْمَاهُورِيُّ:  
لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: «أُحْبِبُ  
تَقْلِهِ» لَقُلْتُ أَنَا: أَقْلِهِ تَحْبِيرًا.

(۴۳۵)

(۴۳۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ایسا نہیں کہ اللہ کسی بندے کیلئے شکر کا دروازہ کھولے اور (نعمتوں کی) افزائش کا دروازہ بند کر دے، اور کسی بندے کیلئے دُعا کا دروازہ کھولے اور درِ قبولیت کو اس کیلئے بند رکھے، اور کسی بندے کیلئے تو بہ کا دروازہ کھولے اور مغفرت کا دروازہ اس کیلئے بند کر دے۔

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَفْتَحَ عَلَى عَبْدٍ بَابَ الشُّكْرِ  
وَ يُغْلِقَ عَنْهُ بَابَ الزِّيَادَةِ، وَ لَا لِيَفْتَحَ عَلَى  
عَبْدٍ بَابَ الدُّعَاءِ وَ يُغْلِقَ عَنْهُ بَابَ  
الْإِجَابَةِ، وَ لَا لِيَفْتَحَ لِعَبْدٍ بَابَ التَّوْبَةِ وَ  
يُغْلِقَ عَنْهُ بَابَ الْمَغْفِرَةِ.

(۴۳۶)

لوگوں میں سب سے زیادہ کرم و بخشش کا وہ اہل ہے جس کا رشتہ اشراف سے ملتا ہو۔

(۴۳۷)

آپ سے دریافت کیا گیا کہ عدل بہتر ہے یا سخاوت؟ فرمایا کہ: عدل تمام امور کو ان کے موقع و محل پر رکھتا ہے اور سخاوت ان کو ان کی حدوں سے باہر کر دیتی ہے۔ عدل سب کی نگہداشت کرنے والا ہے اور سخاوت اسی سے مخصوص ہوگی جسے دیا جائے۔ لہذا عدل سخاوت سے بہتر و برتر ہے۔

(۴۳۸)

لوگ جس چیز کو نہیں جانتے اس کے دشمن ہوتے ہیں۔

(۴۳۹)

زہد کی مکمل تعریف قرآن کے دو جملوں میں ہے: ارشاد الہی ہے: ”جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر رنج نہ کرو، اور جو چیز خدا تمہیں دے اس پر اتراؤ نہیں۔“ لہذا جو شخص جانے والی چیز پر افسوس نہیں کرتا اور آنے والی چیز پر اترا تا نہیں، اس نے زہد کو دونوں سمتوں سے سمیٹ لیا۔

(۴۴۰)

نیند دن کی مہموں میں بڑی کمزوری پیدا کرنے والی ہے۔

(۴۴۱)

حکومت لوگوں کیلئے آزمائش کا میدان ہے۔

(۴۴۲)

تمہارے لئے ایک شہر دوسرے شہر سے زیادہ حقدا نہیں، (بلکہ) بہترین شہر وہ ہے جو تمہارا بوجھ اٹھائے۔

(۴۳۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوْلَى النَّاسِ بِالْكَرَمِ مَنْ عَرَّقَتْ فِيهِ الْكِرَامُ.

(۴۳۷) وَهُدَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَيُّمَا أَفْضَلُ: الْعَدْلُ، أَوِ الْجُودُ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْعَدْلُ يَضَعُ الْأُمُورَ مَوَاضِعَهَا، وَالْجُودُ يُخْرِجُهَا مِنْ جِهَتِهَا، وَالْعَدْلُ سَائِسٌ عَامٌّ، وَالْجُودُ عَارِضٌ خَاصٌّ، فَالْعَدْلُ أَشْرَفُهُمَا وَأَفْضَلُهُمَا.

(۴۳۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

النَّاسُ أَعْدَاءُ مَا جَهِلُوا.

(۴۳۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الرُّهُدُ كُلُّهُ بَيْنَ كَلِمَتَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ: قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾، وَمَنْ لَمْ يَأْسَ عَلَى الْمَاضِي، وَ لَمْ يَفْرَحْ بِالْآتِي، فَقَدْ أَخَذَ الرُّهُدَ بِطَرَفَيْهِ.

(۴۴۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا أَنْقَضَ النَّوْمَ لِعَزَائِمِ الْيَوْمِ.

(۴۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْوَلَايَاتُ مَضَامِيرُ الرِّجَالِ.

(۴۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَيْسَ بَدَلًا بِأَحَقَّ بِكَ مِنْ بَدَلٍ، خَيْرُ الْبِلَادِ مَا حَمَلَكَ.